Shahzaday ki Eid

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

شہزادے کی عید حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ عید کے دن اپنے شہزادے کو پرانی قمیص پہنے دیکھا تو رو پڑے، شہزادے نے عرض کیا، پیارے ابّا جان! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس لیے رو رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا، بیٹے مجھے اندیشہ ہے کہ آج عید کے دن جب لڑکے آپ کو اس پھٹے پُرانے قمیص میں دیکھیں گے تو آپ کا دل ٹوٹ جائے گا۔ شہزادے نے جواباً عرض کیا، "دل تو اُس کا ٹوٹے جو رضائے الٰہی عزوجل کو نہ پا سکا یا جس نے ماں یا باپ کی نافرمانی کی ہو اور مجھے اُمّید ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رضامندی کے طفیل اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے راضی ہوگا۔" یہ سُن کر حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے۔ شہزادے کو گلے لگایا اور اُس کے لیے دُعا کی۔ (مکاشفۃ القلوب)

شہزادیوں کی عید امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عُمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ کی خدمت میں عید سے ایک دن قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہزادیاں حاضر ہوئیں اور بولیں، "بابا جان! کل عید کے دن ہم کون سے کپڑے پہنیں گی؟"

فرمایا، "یہی کپڑے جو تم نے پہن رکھے ہیں انھیں آج دھولو اور کل پہن لینا۔"

"نہیں! بابا جان! آپ ہمیں نئے کپڑے بنوادیں۔" ننھی منّی شہزادیوں نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، "میری پیاری پیاری بچّیو! عید کا دن اللہ عزوجل کی عبادت کرنے اور اُس کا شکر بجالانے کا دن ہے۔ نئے کپڑے پہننا ضروری تو نہیں!"

"بابا جان! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانا بے شک دُرست ہے لیکن ہماری سہیلیاں اور دوسری لڑکیاں ہمیں طعنے دیں گی کہ تم امیرالمؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑکیاں ہو اور وُہی پُرانے کپڑے پہن رکھے ہیں!" یہ کہتے ہوئے شہزادیوں کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

یہ دیکھ کر امیرُالمؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بھی بھر آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خازِن (یعنی وزیرِ مال) کو بُلا کر فرمایا، "مجھے میری ایک ماہ کی تنخواہ پیشگی لادو۔"

خازِن نے عرض کی: "حضور! کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ ایک ماہ تک مزید زندہ رہیں گے؟"

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "جزاک اللہ خیراً! آپ نے بے شک عُمدہ اور صحیح بات کہی۔"

خازِن چلا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شہزادیوں سے فرمایا: "پیاری پیاری بیٹیو! اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رِضا پر اپنی خواہِشات کو قربان کر دو۔ کوئی شخص اُس وقت تک جنت کا مُستحق نہیں بن سکتا جب تک وہ کچھ قربانی نہ دے۔" (السعدیٰ اخلاق)

عید صرف اُجلے لباس پہننے کا نام نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے، گُزشتہ دونوں حِکایات سے ہمیں یہی درس ملا کہ اُجلے کپڑے پہن لینے کا نام ہی عید نہیں ہے۔ رنگ برنگے کپڑے پہنے بغیر بھی عید منائی جاسکتی ہے۔ اللہ اکبر عزوجل! حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قدر غریب و مسکین خلیفہ تھے۔ اتنی بڑی

سلطنت کے حاکم ہونے کے باوُجود آپ رضی اللہ عنہ نے کوئی رقم جمع نہ کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے خازِن بھی کس قدر دیانت دار تھے۔ اُنھوں نے کیسے خوبصورت انداز سے پیشگی تنخواہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس

حکایت سے ہم سب کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور پیشگی تنخواہ یا اُجرت لینے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کر لینا چاہیئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پیشگی لی ہوئی تنخواہ یا اُجرت کا حق ادا کرنے سے پہلے ہی موت آ جائے اور ہمارے سر پر دُنیوی مال کا وَبال رہ جائے اور خدانخواستہ آخرت میں ہم پھنس جائیں۔

حُضورِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عید

اللہ عزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کی ایک ایک ادا ہمارے لیے مُوجبِ صد درسِ عبرت ہوتی ہے۔ دیکھئے ہمارے حُضور سیّدُنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کتنی زبردست اور ارفع و اعلیٰ ہے لیکن باوُجود اتنی بڑی شان ہونے کے ہمارے لیے آپ رضی اللہ عنہ کیا چیز پیش

فرماتے ہیں ؟ پڑھیے اور عبرت حاصل کیجیے ۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک رُباعی میں ارشاد فرمایا ہے ،

خلق گوید کہ فردا روزِ عید اَست | خوشی در رُوحِ ہر مومن پدید اَست
دراں روزے کہ با ایماں بمیرم | مرا در ملکِ خود آں روزِ عید اَست

یعنی "لوگ کہہ رہے ہیں ، "کل عید ہے ! کل عید ہے" ! اور سب خوش ہیں لیکن میں تو جس دن اِس دنیا سے اپنا ایمان محفوظ لے کر گیا ۔ میرے لیے تو وُہی دن عید کا دن ہوگا ۔"

سُبحَانَ اللہ عزوجل ! سُبحَانَ اللہ عزوجل ! کیا شانِ تَقویٰ ہے ۔ اتنی بڑی شان کہ اولیاءِ کِرام رحمہم اللہ کے سردار ! اور اس قدر تواضُع وانکِسار ! یہ سب کچھ دراصل ہمارے درس کے لیے ہے اور ہمیں بتانا مقصود ہے کہ خبردار ! ایمان کے معاملہ میں غفلت نہ کرنا ، ہر وقت ایمان کی حفاظت کی فکر میں لگے رہنا ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھاری غفلت اور مَعصِیَت کے سبب ایمان کی دولت تمھارے ہاتھ سے نکل جاتے ۔

اگر رحمت تری شامل ہے یا غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | رضا کا خاتمہ بِالخیر ہوگا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عید کس کے لیے ہے؟

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت سے سرشار دیوانو! اچھی بات تو یہی ہے کہ عید تو دراصل اُن خوش بخت مسلمانوں کے لیئے ہے جنھوں نے ماہِ محترم رَمضانُ المعظّم کو روزوں، نمازوں اور دیگر عبادتوں میں گزارا تو یہ عید اُن کے لیے اللہ عزوجل کی طرف سے مزدوری ملنے کا دن ہے۔ ہمیں تو اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنا چاہیئے کہ آہ! محترم ماہ کا ہم حق ادا ہی نہ کر سکے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عید

عید کے دن لوگ کاشانۂ خلافت پر حاضر ہوئے تو کیا دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ دروازہ بند کر کے زار و قطار رو رہے ہیں۔ لوگوں نے حیران ہو کر تعجب سے عرض کیا، "یا امیر المومنین! آج تو عید کا دن ہے۔ آج تو شادمانی ومسرت اور خوشی منانے کا دن ہے۔ یہ خوشی کی جگہ رونا کیسا؟" آپ رضی اللہ عنہ نے آنسو پونچھتے ہوئے فرمایا، هٰذَا الْيَوْمُ الْعِيْدِ وَهٰذَا الْيَوْمُ الْوَعِيْدِ اے لوگو! یہ عید کا

دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی ہے۔ آج جس کے نماز و روزہ مقبول ہو گئے بلا شبہ اس کے لیے آج عید کا دن ہے لیکن آج جس کی نماز و روزہ کو اس کے منہ پر مار دیا گیا ہو اس کے لیے تو آج وعید ہی کا دن ہے۔ اور میں تو اس خوف سے رو رہا ہوں کہ آہ!

اَنَا لَا اَدْرِیْ مِنَ الْمَقْبُوْلِیْنَ اَمْ مِنَ الْمَطْرُوْدِیْنَ ترجمہ: مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں مقبول ہوا ہوں یا رد کر دیا گیا ہوں۔

عید کے دن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ رو رو کر
بولے "نیکوں کی عید ہوتی ہے"

ہماری خوش فہمی

اللہ اکبر عزوجل! محبت والو! ذرا سوچو! خوب سوچو! وہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو مالکِ جنت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیاتِ ظاہری ہی میں جنت کی بشارت عنایت فرما دی تھی۔ ان کا روزہ اور مقبول نہ ہو؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یقیناً آپ رضی اللہ عنہ کا روزہ مقبول تھا۔ بیشک مقبول تھا بلا شبہ مقبول تھا مگر آپ رضی اللہ عنہ پر خوفِ خداوندی عزوجل کا اس قدر غلبہ تھا کہ صرف یہ

سوچ سوچ کر تھرّا رہے تھے کہ نہ معلوم میری رَمضانُ المبارک کی عبادتیں قَبول ہوئیں یا نہیں۔ سُبحٰنَ اللہ عزوجل! عیدُ الفطر کی خوشی منانا جن کا حقیقی حق تھا اُن کے خوف وخشیّت کا تو یہ عالم ہو کہ عید کے دن پھُوٹ پھُوٹ کر روئیں اور ہم جیسے نکمّے اور باتونی لوگوں کا حال یہ ہے کہ نیکی کے "نّ" کے نُقطے تک تو پہنچ نہیں پاتے مگر خوش فہمی کا حال یہ ہے کہ ہم جیسا نیک اور پارسا تو شاید دنیا میں اب باقی رہا ہی نہ ہو۔

اِس رِقّت انگیز حِکایت سے ان نادانوں کو خُصوصًا درسِ عبرت حاصِل کرنا چاہیئے جو اپنی عبادات پر ناز کرتے پھُولے نہیں سماتے اور اپنے نیک اعمال مَثَلاً نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، مساجِد کی خدمت، خَلقِ خدا کی مدد اور سَماجی فَلاح وبہبود کے کاموں وغیرہ کو اپنے خیال میں "کارنامہ" تصوُّر کرتے ہوئے، ہر جگہ چہکتے، اِعلان کرتے پھرتے، ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے۔ بلکہ اپنے نیک کاموں کی (مَعَاذَ اللہ عزوجل) اخبارات ورسائل میں تصاویر تک چھپوانے سے گریز نہیں کرتے۔ آہ! ان کا ذِہن کس طرح بنایا جائے! ان کو تعمیری اور اَخلاقی سوچ کس طرح فراہم کی جائے! انہیں

کس طرح باور کرایا جائے کہ میرے نادان بھائیو! اس طرح بِلا ضرورتِ شرعی اپنی نیکیوں کا اِعلان رِیاکاری ہے۔ اور ریاکاری سَراسَر تباہ کاری ہے۔ ایسا کرنے سے نہ صرف اعمال برباد ہوتے ہیں بلکہ رِیاکاری کا گُناہ اعمال نامہ میں دَرج کر دیا جاتا ہے اور فوٹو چھپوانا توبہ! توبہ! رِیاکاری پر سینہ زوری! اپنے اعمال کی نُمائش کا اتنا شوق کہ فوٹو جیسے حرام ذریعے کو بھی نہ چھوڑا۔ ریاکاری کی تباہ کاری "میں میں" کی مصیبت اور اَنانیت کی آفت سے اللہ عزوجل ہم سب مسلمانوں کی حفاظت فرمائے آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الامین صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ ۵ شیطان کا واویلا!

حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب بھی عید آتی ہے شیطان چِلّا چِلّا کر روتا ہے۔ اُس کی بدحواسی دیکھ کر تمام شیاطین اُس کے گرد جمع ہو کر پوچھتے ہیں، اے آقا! آپ کیوں غضب ناک اور اُداس ہیں؟ وہ کہتا ہے "ہائے افسوس! اللہ تعالیٰ نے آج کے دن اُمّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا ہے۔ اب یُوں کرو کہ تم انھیں لذّتوں اور خواہشاتِ نفسانی میں مشغول کر دو۔" (مُکاشفۃُ القلوب)

کیا شیطان کامیاب ہے؟

عیدِ مدینہ کے طلبگار اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شیطان پر عید کا دن کس قدر گراں گزرتا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے چیلوں کو حکم صادر کر دیتا ہے کہ تم مسلمانوں کو لذاتِ نفسانی میں مشغول کر دو۔ آہ! فی زمانہ شیطان اپنے اِس وار میں کامیاب ہوتا نظر آ رہا ہے۔ آہ! صد آہ! کہ عید کی آمد پر ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ عبادات و حَسَنات کی کثرت کر کے اللّٰہ عزوجل کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کیا جاتا۔ مگر افسوس! صد افسوس! اب مسلمان عیدِ سعید کا حقیقی مقصد ہی بُھلا بیٹھے ہیں۔ ہائے افسوس! اب تو عید منانے کا یہ انداز ہو گیا ہے کہ بیہودہ قسم کی اُلٹی سیدھی ڈیزائن والے بلکہ مَعاذَ اللّٰہ عزوجل جانداروں تک کی تصاویر[1] والے بھڑکیلے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ خوب رنگ رلیاں منائی جاتی ہیں۔ رقص و سُرود کی محفلیں گرم کی جاتی ہیں۔ بے ڈھنگے میلے جھمیلوں، ناچ گانوں اور فلموں ڈراموں کا اہتمام کیا جاتا ہے اور جی کھول کر وقت و دولت دونوں کو خلافِ سُنّت و شریعت افعال

---

[1]: "بہارِ شریعت" میں ہے کہ جانور یا انسان کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی (یعنی قریب بہ حرام) ہے۔ ایسے کپڑے تبدیل کر کے یا اُوپر دوسرا کوئی لباس پہن کر نماز دوبارہ ادا کرنا واجب ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ چھوٹے بچوں کو بھی جانداروں کی تصویر والا "بابا سوٹ" ہرگز نہ پہنایا کریں۔

میں برباد کیا جاتا ہے۔ افسوس! صد ہزار افسوس! ہم اب اِس مُبارک دن کو کس قدر غلط سمجھنے لگے ہیں۔ میرے بھائیو! ان خلافِ شَرع باتوں کے سَبَب ہو سکتا ہے کہ یہ عیدِ سعید ہمارے لیے یومِ وعید بن جائے۔ بھائیو! اپنے حال پر رحم کرو۔ فیشن پرستی اور فُضُول خرچی سے باز آجاؤ! دیکھو تو سہی! اللہ عزوجل نے فُضُول خرچوں کو قرآنِ پاک میں شیطان کا بھائی قرار دیا ہے۔ چُنانچِہ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝ (پ ۱۵)

ترجَمہ: اور فُضُول نہ اُڑا۔ بیشک اُڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب عزوجل کا بڑا ناشکرا ہے۔ (کنزالایمان)

صدقۂ فطر کی مقدار آسان لفظوں میں

ایک سو چھتّر روپے اٹھنی بھر" (یعنی دو سیر تین چھٹانک آدھا تولہ یا دو کلو اور تقریباً پچاس گرام) وَزن گیہوں یا اس کا آٹا یا اتنے گیہوں کی قیمت ایک صَدَقۂ فطر کی مقدار ہے۔

عید کا تحفہ

سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو

شخص عید کے دن تین سو مرتبہ "سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی ارواح کو اس کا ثواب ہدیہ کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوں گے اور جب وہ پڑھنے والا خود مرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔ (مکاشفۃ القلوب)

(یہ وِرد دونوں عیدین میں کیا جا سکتا ہے۔)

پیارے اسلامی بھائیو! اب اُن باتوں کا بیان کیا جاتا ہے جو عیدین (یعنی عید الفطر اور بقر عید دونوں ہی) میں سُنّت ہیں۔ چنانچہ

عید کی اکیس سنتیں اور آداب

عید کے دن یہ اُمور سُنّت (مستحب) ہیں۔

(۱) حجامت بنوانا (مگر زلفیں بنوائیے نہ کہ انگریزی بال) (۲) ناخن ترشوانا (۳) غسل کرنا (۴) مسواک کرنا (یہ اس کے علاوہ ہے جو وضو میں کی جاتی ہے کہ وضو میں تو سُنّتِ مؤکّدہ ہے (حاشیہ بہارِ شریعت حصہ بحوالہ ردّ المحتار) (۵) اچھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو نئے ورنہ دُھلے ہوتے (۶) خوشبو لگانا۔ (جب بھی خوشبو لگائیں تو پاک عطر لگائیں اسپرے سینٹ نہ

لگائیں کہ یہ ناپاک ہوتا ہے۔) (۷) انگوٹھی پہننا۔ (جب کبھی انگوٹھی پہنیں تو اِس بات کا خاص خیال رکھیں کہ صِرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنیں۔ ایک سے زیادہ نہ پہنیں اور اس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو۔ ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں اور بغیر نگینے کے بھی نہ پہنیں۔ نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی یا کسی اور دھات کا چھلّہ یا چاندی کے بیان کردہ وزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا چھلّا نہیں پہن سکتے) (۸) نمازِ فجر مسجدِ محلّہ میں پڑھنا۔ (۹) عیدُالفِطر کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا۔ تین، پانچ، سات یا کم وبیش۔ مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالیں۔ اگر نماز سے پہلے کچھ نہ بھی کھایا تو گناہ نہ ہوا۔ مگر عشاء تک نہ کھایا تو عِتاب کیا جائے گا۔

(۱۰) نمازِ عید عیدگاہ میں ادا کرنا۔ (۱۱) عیدگاہ پیدل جانا۔ (۱۲) سُواری پر بھی جانے میں حَرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قُدرت ہو اس کے لیے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی میں سُواری پر جانے میں حرج نہیں۔

(۱۳) نمازِ عید کے لیے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا۔ (۱۴) عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا افضل تو یہی ہے مگر عید کی نماز سے قبل نہ دے سکے تو بعد میں دے دیں۔
(۱۵) خوشی ظاہر کرنا (۱۶) کثرت سے صدقہ دینا۔ (۱۷) عیدگاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کیئے جانا۔ (۱۸) آپس میں مبارک باد دینا۔ (۱۹) بعد نمازِ عید مُصافحہ (یعنی ہاتھ ملانا) اور مُعانقہ (یعنی بغلگیر ہونا) جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مُسَرّت ہے۔ (بہار شریعت)
(۲۰) عیدِ اَضحیٰ (یعنی بقر عید) تمام احکام میں عیدُ الفطر (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ بعض باتوں میں فرق ہے۔ مثلاً اِس میں (یعنی بقر عید میں) مُستَحَب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قربانی کرے یا نہ کرے اور اگر کھالیا تو کراہت بھی نہیں۔ (۲۱) عیدُ الفطر (یعنی میٹھی عید) کی نماز کے لیئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہیں۔ اور نمازِ عیدِ اَضحیٰ کے لیے جاتے ہوتے راستے میں بُلند آواز سے تکبیر کہیں۔ تکبیر یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

ترجمہ : اللہ عزوجل بہت بڑا ہے۔ اللہ عزوجل بہت بڑا ہے۔ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عزوجل بہت بڑا ہے۔ اللہ عزوجل بہت بڑا ہے اور اللہ عزوجل ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں عیدِ سعید کی خوشیاں سُنّت کے مطابق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں حجِ مبرور اور دیدِ مدینہ اور دیدِ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی عید بار بار نصیب فرما۔ اٰمین بجاہِ النبیّ الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در کی حاضری اہلِ جنوں کی عید تھی
کعبۂ دل کو چھوڑ کر عید منائیں کس طرح!

عید مبارک

بعد رمضان "عید" ہوتی ہے
ربّ عزوجل کی رحمت مزید ہوتی ہے

جس کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دید ہوتی ہے
اُس پہ قربان "عید" ہوتی ہے

عید تجھ کو مبارک اے صائم[1]
روزہ داروں کی عید ہوتی ہے

روزہ خورو! خدا عزوجل کی مار تمہیں
سُن لو! تم پر شدید ہوتی ہے

تیری شیطاں! ماہ رمضان میں
کیسی مٹی پلید ہوتی ہے

ماہِ رمضاں کے قدر داں کے لیے
مغفرت کی نوید ہوتی ہے

عید کے دن عُمر رضی اللہ عنہ یہ رو رو کر
بولے "نیکوں کی عید ہوتی ہے"

عید میں بھی جو کرتے ہیں فیشن
اُن سے رحمت بعید ہوتی ہے

فلم بینوں کے حق میں سُن لو یہ
عید یوم وعید ہوتی ہے

بے نمازوں کی روزہ خوروں کی
کون کہتا ہے عید ہوتی ہے

جس کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے بلوائیں
اس مسلماں کی عید ہوتی ہے

مجھ کو "عیدی" میں دو بقیع آقا صلی اللہ علیہ وسلم
جانے کب میری عید ہوتی ہے

عید عطار اس کی ہے جس کو
خواب میں اُن کی دید ہوتی ہے

[1] یعنی روزہ دار